© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جُرعات

محرم الحرام کی مناسبت سے اہل سنت حضرات کے ملاحظہ، غور اور اس پر عمل کے لئے اس کے احکام و مسائل اور بعض متعلقہ امور ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) شرعی حیثیت سے اس مہینے کے مقتضیات وہی ہیں جن کا ذکر مندرجہ تحت صحیح و مستند احادیث میں آ گیا ہے۔

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل الصیام بعد شھر رمضان شھر اللہ المحرم "یعنی رمضان کے بعد (نفلی) روزوں کے لئے سب سے فضیلت والا مہینہ محرم ہے۔"
- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لے گئے تو جب دیکھا کہ یہود عاشورے کے دن کا روزہ رکھتے اور اس کی تعظیم کرتے ہیں تو فرمایا ماھذا الیوم الذی تصومونہ (اس دن کا روزہ کیوں رکھتے ہو) انہوں نے کہا ھذا یوم عظیم انجی اللہ فیہ موسٰی وقومہ واغرق فرعون وقومہ فصامہ موسٰی شکرا فنحن نصومہ "کہ اس دن اللہ تعالےٰ نے حضرت موسٰی علیہ السلام کو اور انکی قوم کو نجات دی۔ اور انکے دشمن فرعون وغیرہ کو غرق کر دیا۔ اس لئے حضرت موسٰیؑ نے شکر کے طور پر روزہ رکھا اور ہم بھی ان کی اتباع اور اس دن کی تعظیم میں روزہ رکھتے ہیں۔" آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فنحن احق واولی بموسٰی منکم فصامہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بصیامہ "ہم پر موسٰیؑ کے حقوق تم سے زیادہ ہیں۔" چنانچہ خود بھی روزہ رکھا اور اسکا حکم بھی دیا (صحیح مسلم ۳۵۹/۱)
- بعض احادیث میں یہ بھی ہے کہ یہود اس دن کو عید مناتے اور اس میں زیب و زینت بھی کرتے تھے مگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ وہ اس دن روزہ ہی رکھیں کان اھل خیبر یصومون یوم عاشوراء یتخذونہ عیدا ویلبسون نساءھم فیہ حلیھم وشارتھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصوموہ انتم (صحیح مسلم ۳۵۹/۱)
- بعض روایتوں میں ہے کہ قریش بھی اس دن روزہ رکھتے تھے (صحیح مسلم)
- اپنے آخری دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ۹ محرم کے ساتھ ۱۰ محرم کا روزہ بھی ہم رکھیں گے۔ فاذا کان العام المقبل ان شاء اللہ صمنا الیوم التاسع (صحیح مسلم) وفی روایۃ لئن بقیت الی قابل لاصومن التاسع ولآمرن بصیام یوم قبلہ ویوم بعدہ (لطائف المعارف ص ۴۹)
- عن ابن عباسؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صوموا یوم عاشوراء وخالفوا الیھود صوموا قبلہ یوما و بعدہ یوما (مسند امام احمد ...

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن کے روزے (کے ثواب) کی بابت سوال ہوا تو فرمایا اس سے گذشتہ سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں" سئل عن صوم یوم عاشوراء فقال یکفر السنۃ الماضیۃ (صحیح مسلم)

خلاصہ یہ ہے کہ جتنا امتیاز اس مہینے یا عاشورے کے دن کو حاصل ہے وہ روزے ہی سے متعلق ہے، اس کے سوا باقی جس قدر حدیثیں بیان کی جاتی ہیں، حفاظ و نقادان فن حدیث کی نظر میں ان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مشکوک ہے اس لئے ان کی بنا پر سب کام مثلاً اس دن خصوصی کھانا پکانا، گھر میں فراخی و توسیع کرنا، صدقہ و خیرات، مساکین کو کھانا کھلانا۔ دانے جوش دینا، سبیلیں لگوانا۔ ایسی سبیلوں سے پانی پینا۔ ماتمی لباس پہننا سرمہ لگانا۔ قبروں کی زیارت کو جانا وغیرہ سب امور بدعت و ناجائز ہیں۔ (ماثبت بالسنۃ وغیرہ)

(۲) اسلام کی تاریخ میں بڑا اہم حادثہ فاروق اعظمؓ کی شہادت کا ہے جو ایرانیوں اور یہودیوں کی سازش سے سنہ ۲۳ھ کے آخر میں واقع ہوئی اور یکم محرم سنہ ۲۴ھ کو آپکی تدفین عمل میں آئی ایک اہم حادثہ یہ ہوا کہ کوفے کے شیعیان علیؓ نے حضرت حسینؓ کو کوفہ بلایا۔ پھر اموی گورنر عبید اللہ ابن زیاد کی فوج میں شامل ہو کر خود ہی حضرت حسینؓ کو ان کے متعدد ساتھیوں اور گھر والوں سمیت کربلا کے میدان میں ۱۰ محرم سنہ ۶۱ھ کو شہید کر دیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اس میں شک نہیں کہ یہ دونوں حادثے بڑے ہی دور رس نتائج کے حامل تھے مگر ان سے محرم کی حیثیت میں مذہبی نقطۂ نگاہ سے کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

(۳) یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت سے اسلام اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچا۔ لیکن حضرت علیؓ سمیت کسی صحابی نے آپ کی تاریخ شہادت و تدفین کو کسی قسم کی اہمیت نہیں دی، مگر عجیب بات ہے کہ حضرت حسینؓ کی شہادت کے دن —— ۱۰ محرم —— کو اتنی بڑی اہمیت دے دی گئی —— اس قدر کہ حضرت عثمان ذو النورینؓ اور خود حضرت حسینؓ کے والد حضرت علی مرتضیٰؓ کی مظلومانہ دلدوز شہادتیں بھی اس کے سامنے ماند پڑ گئیں ——!

حافظ ابن کثیرؒ نے البدایہ والنہایہ میں واقعہ شہادت حسینؓ ذکر کر کے کس قدر صحیح لکھا ہے کل مسلم ینبغی لہ ان یحزنہ قتلہ فانہ من سادات المسلمین وعلماء الصحابۃ وابن بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی ھی افضل بناتہ وقد کان عابداً وشجاعاً وسخیاً ولکن لا یحسن ما یفعلہ من اظہار الجزع والحزن الذی لعل اکثرہ تصنع ورباء وقد کان ابوہ افضل منہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقتل وھم لا یتخذ ونہ ماتما کمقتل الحسین وکذلک عثمان رض کان افضل من علی عند اھل السنۃ وقد قتل وھو محصور فی دارہ وقد ذبح من الورید الی الورید ولم یتخذ الناس یوم قتلہ ماتما وکذلک عمر بن الخطاب کان افضل من عثمان وعلی قتل وھو قائم یصلی فی المحراب صلوٰۃ الفجر ولم یتخذ الناس یوم قتلہ ماتما انتہی (ص ۲۰۳ ج ۸)

"یعنی ہر مسلمان کو حسین رض کی شہادت کا غم ضرور ہونا چاہیئے کہ آنحضرت ص کے پیارے نواسے، اور عابد و بہادر صحابی کو شہید کر دیا گیا لیکن ان کے والد علی مرتضیٰ رض کی شہادت کیا اس سے کم اہم ہے؟ پھر حضرت فاروق اعظم رض اور حضرت عثمان رض کی شہادتوں کے دنوں کو کسی صحابی نے یوم ماتم نہیں بنایا نہ کسی کو اہمیت دی۔"

اور شاہ ولی اللہ کا یہ ارشاد بھی کتنا مبنی برحقیقت ہے یا معاشر بنی ادم اتخذتم رسوما فاسدۃ تغیر الدین اجتمعتم یوم عاشوراء فی الاباطیل فقوم اتخذ وہ ماتما اما تعلمون ان الایام ایام اللہ والحوادث من مشیئۃ اللہ وان کان حسین رض قتل فی ھذا الیوم فای یوم لم یمت فیہ محبوب من المحبوبین وقوم اتخذ وہ منسکا الخ بصنیعکم (تفہیمات الٰہیہ ص ۲۱۶ ج ۱۲) "لوگو! دین کو بدل ڈالنے والے کیسے رواجوں کے خوگر ہو گئے ہو۔ عاشورہ کے دن کیسی کیسی بیہودگیاں کرتے ہو۔ سب دن اللہ تعالیٰ کے ہیں حضرت حسین رض اگر اتفاقاً اس دن شہید ہو گئے تو کون سا ایسا دن ہے جس میں کسی نہ کسی اللہ کے بندے کی وفات نہ ہوئی ہو۔"

(۴) بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ واقعہ کربلا کو مبالغہ آمیز داستان کی حیثیت سے بیان کرنے والے دو شخص ہیں ابو مخنف لوط بن یحییٰ، اور ہشام بن محمد الکلبی۔ مگر دونوں کے متعلق راویوں کی تحقیق کرنے والے محدثین کا فیصلہ ہے کہ یہ دونوں، داستان گو اور بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے ہیں۔

آٹھویں صدی کے مستند مورخ حافظ ابن کثیر یہ داستانی واقعات ذکر کر کے لکھتے ہیں۔ اکثرہ من روایۃ ابی مخنف لوط بن یحییٰ وقد کان شیعیا وھو ضعیف الحدیث عند الائمۃ لکنہ اخباری (البدایہ ص ۲۰۲)

ا۔ تفصیل لسان المیزان ص ۴۹۲ جلد ۴ میں ہے اور ہشام بن محمد کے متعلق حافظ ذہبی اور حافظ ابن حجر ... کہ وہ رافضی اور افسانہ طرازی تھا۔ حدیث میں قابل اعتماد نہ تھا۔ (لسان المیزان ص ۱۹۶ ج ۶)

(۱۳)

... ان کا اکثر حصہ ابو مخنف صاحب کی داستان سرائی کا مرہون منت ہے
... واقعہ کو بیان کرتے وقت تحقیق کر لیا کریں کہ اس میں کہیں لوط صاحب
... واقعہ کا اکثر حصہ خیالی یہ ... کا پیدا کردہ ہے ——— !

© rasailojaraid.com